راستہ اُن کا جن پر تُو نے احسان کیا نہ اُن کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا

(سورۂ فاتحہ، ترجمہ آیت نمبر 07)

انعام یافتہ بندے

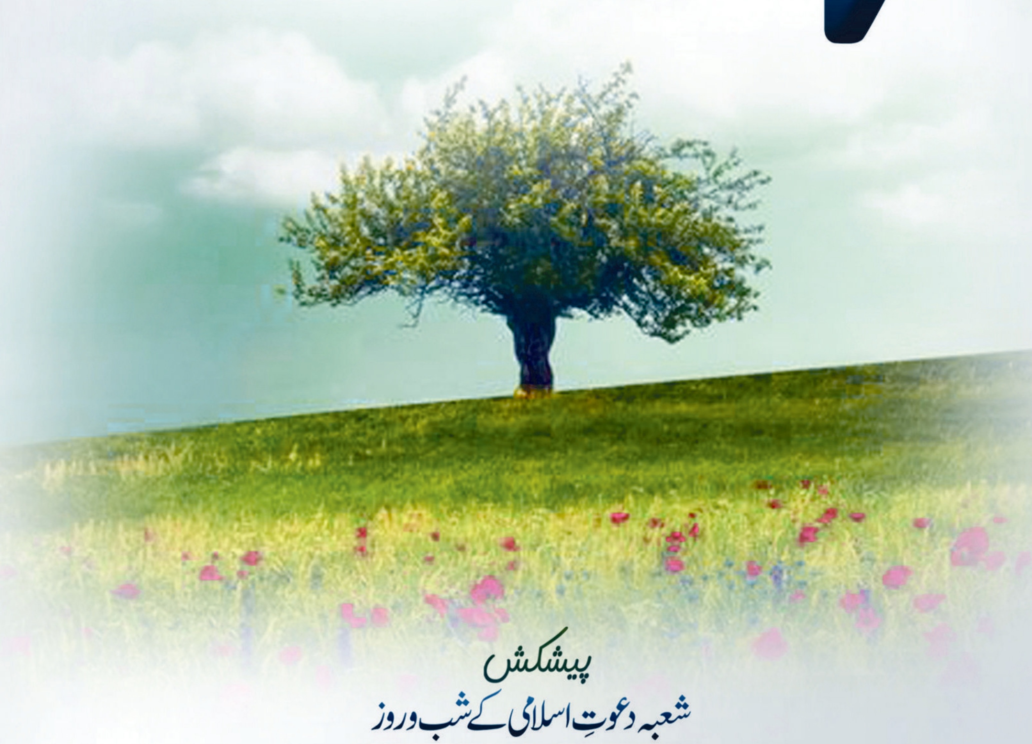

پیشکش

شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز

news.dawateislami.net

Islamic Research Center

(Al Madina Tul Ilmia)

کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجئے
ان شاء اللہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ
عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مستطرف، ج1، ص40 دارالفکر بیروت)

(اول آخر ایک بار درود شریف پڑھ لیجئے)

نام رسالہ : **انعام یافتہ بندے**

مؤلف : مولانا عمران الٰہی عطاری مدنی اسکالر المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر دعوتِ اسلامی)

تعاون : دعوتِ اسلامی کے شب وروز (News Website Of Dawateislami)

صفحات : 17

اشاعتِ اول: (آن لائن): ذوالقعدہ ۱۴۴۳ھ، جون 2022ء

shaboroz@dawateislami.net

دعوتِ اسلامی کے شب وروز

For More Updates
news.dawateislami.net

راستہ اُن کا جن پر تُو نے احسان کیا نہ اُن کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا

(سورۂ فاتحہ، ترجمہ آیت نمبر07)

انعام یافتہ بندے

مؤلف : مولانا عمران الٰہی عطاری مدنی اسکالر المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر دعوتِ اسلامی)

پیشکش

شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز

news.dawateislami.net

Islamic Research Center

(Al Madina Tul Ilmia)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت علامہ مَجدُ الدّین فیروز آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ سے منقول ہے: جب کسی مجلس میں (یعنی لوگوں میں) بیٹھو اور کہو: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد تو اللہ پاک تم پر ایک فِرِشتہ مقرّر فرمادے گا جو تم کو غیبت سے باز رکھے گا۔ اور جب مجلس سے اُٹھو تو کہو: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد تو فِرِشتہ لوگوں کو تمہاری غیبت کرنے سے باز رکھے گا۔ (القول البدیع، ص278)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

انعام یافتہ بندے

زندگی میں انسان کو مختلف آزمائشوں، پریشانیوں اور مشکلات کا سامنا رہتا ہے، ان سے چھٹکارے اور رہائی کا ایک بہترین طریقہ عجز و انکساری کے ساتھ دعا کی صورت میں بارگاہِ الٰہی میں عرض و معروض اور گریہ وزاری کرنا بھی ہے کہ حدیث پاک کا مفہوم ہے: ”دعا بلاؤں کو ٹال دیتی ہے۔“ (ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعآء النبی، ۵/۳۲۱، حدیث: ۳۵۵۹ مفہومًا) نیز دعا عبادت کا مغز بھی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: ”اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَۃ یعنی دعا عبادت کا مغز ہے۔“ (ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجآء فی فضل الدعآء، ۵/۲۴۳، حدیث: ۳۳۸۲) جہاں دعا مانگنا عبادت ہے وہیں اس کے بے شمار دینی و دنیاوی فوائد بھی ہے، نیز حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا کی اہمیت و فضیلت اور فوائد کو بیان کرتے ہوئے امت کو دعائیں مانگنے کی ترغیب و تعلیم ارشاد فرمائی ہے۔ چنانچہ

بارگاہِ الٰہی میں عزت والی چیز

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لَیْسَ شَیْئٌ اَکْرَمَ عَلَی اللہِ مِنَ الدُّعَآءِ یعنی اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا سے بڑھ کر عزت والی کوئی چیز نہیں۔“

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجآء فی فضل الدعآء، ۵/۲۴۳، حدیث: ۳۳۸۱)

اللہ پاک کی ناراضی کا باعث

حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ لَّمْ یَسْئَلِ اللہَ یَغْضَبْ عَلَیْہِ یعنی جو اللہ پاک سے دعا نہیں مانگتا اللہ پاک اس سے ناراض ہوتا ہے۔“ (ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعآء، ۵/۲۴۴، حدیث: ۳۳۸۴)

پس دعا کی اہمیت و فضیلت کو سمجھتے ہوئے ہر مسلمان کو دعا مانگتے رہنا چاہئے کہ اس سے مشکلیں حل ہوتی ہیں۔ قرآن و حدیث میں بے شمار دعائیں وارد ہیں جنہیں دعائے ماثور کہا جاتا ہے۔ الغرض جہاں ہم بے شمار دعائیں مانگتے ہیں وہیں ایک دعا ایسی بھی ہے جو ہر مومن بالخصوص ہر نمازی، نماز کی ہر رکعت میں مانگتا ہے اور وہ دعا یہ ہے:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ۬ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ﴿۷﴾ؑ (فاتحہ: ۵ تا ۷)

ترجمۂ کنزالایمان: ہم کو سیدھا راستہ چلا راستہ اُن کا جن پر تو نے احسان کیا نہ اُن کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

آیئے قرآن مجید کی اس دعا کی اہمیت و فضیلت کو سمجھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ انعام یافتہ

لوگ کون ہیں جن کے راستے پر چلنے اور ثابت قدم رہنے کی دعا مانگنے کی ہمیں تعلیم دی گئی ہے۔

چنانچہ

تفسیر نور العرفان

مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس کے تحت فرماتے ہیں: اس سے تین مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ رب کریم کی تمام نعمتوں سے اعلیٰ نعمت سیدھے راستے کی ہدایت ہے کہ ہر رکعت میں اس کی دعا کرائی گئی، دوسرے یہ کہ سیدھے راستہ کی پہچان یہ ہے کہ اس پر اولیاءُ اللہ اور صالحین ہوں کیونکہ وہی ربّ کریم کے انعام والے بندے ہیں ربّ (کریم ارشاد) فرماتا ہے: "کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ" (سچوں کے ساتھ ہو) اور وہ راستہ صرف مذہبِ اہلِ سنت ہے کہ اس میں اولیاءُ اللہ گزرے اور اب بھی ہیں، تیسرے یہ کہ ہدایت صرف اپنی کوشش سے نہیں ملتی، بلکہ ربّ کریم کے کرم سے ملتی ہے نیز معلوم ہوا کہ گمراہوں کی گمراہی خدا کا غضب ہے نہ ان سے عقیدے رکھے نہ ان کی سی شکل وصورت بنائے نہ ان کی بُری رسمیں اختیار کرے۔

تفسیر صراط الجنان

صراطِ مستقیم سے مراد "عقائد کا سیدھا راستہ" ہے جس پر تمام انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام چلے یا اِس سے مراد "اسلام کا سیدھا راستہ" ہے جس پر صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم، بزرگانِ دین اور اولیاءِ عظام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم چلے جیسا کہ اگلی آیت میں موجود بھی ہے اور یہ راستہ اہلسنّت کا ہے کہ آج تک اولیاءِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم صرف اِسی مَسلکِ اہل سنّت میں گزرے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں کے راستے پر چلنے اور انہیں کے ساتھ ہونے کا فرمایا

ہے۔ چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو۔ (پ۱۰، التوبۃ:۱۱۹)

تم پر سوادِ اعظم کی پیروی لازم ہے

حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک میری امت کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہوگی اور جب تم (لوگوں میں) اختلاف دیکھو تو تم پر لازم ہے کہ سوادِ اعظم (یعنی مسلمانوں کے بڑے گروہ) کے ساتھ ہو جاؤ۔ (ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب السواد الاعظم، ۴/۳۲۷، حدیث:۳۹۵۰)

سوادِ اعظم کی تعریف

حضرت سیِّدُنا اسحاق بن راہویہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ اگر تم جاہلوں سے سوادِ اعظم کے متعلق پوچھو گے تو وہ کہیں گے: ”لوگوں کا بڑا گروہ سواد اعظم ہے۔“ حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ جماعت، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی روایات اور طریقے کو مضبوطی سے تھامنے والے عالِم کو کہا جاتا ہے تو جو اس عالِم کے ساتھ ہوگا اور اس کی پیروی کرے گا وہ جماعت ہے اور جس نے اس معاملے میں عالِم کی مخالفت کی اس نے جماعت کو چھوڑ دیا۔ (حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۹/۲۵۰، رقم:۱۳۸۰۳)

مشہور شارح حدیث، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مراٰۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 172 پر فرماتے ہیں: خیال رہے کہ بڑی جماعت سارے مسلمانوں کی معتبر ہے نہ کہ کسی خاص جگہ اور خاص وقت کی۔ لہٰذا اگر کسی بستی میں ایک سنی ہے سب بدمذہب تو وہ ایک ہی سواد اعظم ہوگا کیونکہ وہ صحابہ سے اب تک کی جماعت کے ساتھ ہے۔

نجات یافتہ گروہ

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "بنی اسرائیل 72 فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت 73 فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی، ان میں سے ایک کے سوا سب جہنم میں جائیں گئے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ نجات یافتہ فرقہ کون سا ہے؟ ارشاد فرمایا: مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ یعنی (وہ اس طریقے پر ہو گا) جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔ (ترمذی، کتاب الایمان، باب ما جاء فی افتراق الخ، ۴/۲۹۱، حدیث:۲۶۵۰)

صراطِ مستقیم پر ثابت قدمی کیسے حاصل ہو؟

پس ثابت ہوا کہ جن امور پر بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہ کا عمل رہا ہو وہ "صراطِ مستقیم" میں داخل ہے۔ لہٰذا صراطِ مستقیم پر ثابت قدمی کے لئے ضروری ہے کہ کسی کامل شخص کی صحبت و پیروی میں رہا جائے۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ بعض مفسرین نے فرمایا: "اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ" کے بعد "صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ" کو ذکر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ مرید ہدایت اور مُکاشفہ (معرفت) کے مقامات تک اسی صورت میں پہنچ سکتا ہے جب وہ کسی ایسے پیر (کامل) کی پیروی کرے جو صحیح راستے کی طرف اس کی راہ نمائی کرے، غلطیوں اور گمراہیوں کے مقامات سے بچائے کیونکہ اکثر لوگوں پر نقص غالب ہے جس کی وجہ سے ان کی عقلیں حق سمجھنے، صحیح اور غلط میں فرق کرنے سے قاصر ہیں لہٰذا ایک ایسے کامل شخص کا ہونا ضروری ہے۔ ناقص شخص جس کی پیروی کرے یہاں تک کہ اس کامل شخص کی عقل کے نور سے

ناقص شخص کی عقل بھی مضبوط ہو جائے، اس صورت میں وہ سعادتوں کے درجات اور کمالات کی بلندیوں تک پہنچ سکتا ہے۔ (تفسیر کبیر، الفاتحۃ، الباب الثالث، ۱/۱۶۴)

”مَغۡضُوۡبُ عَلَیۡهِمۡ اور ضَآلِّیۡن“ کے مصداق

ترمذی شریف میں حضرت سیِّدُنا عدی بن حاتم رَضِیَ اللہُ عَنۡہ سے مروی ہے کہ اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَغۡضُوۡبُ عَلَیۡهِمۡ (جن پر غضب ہوا) سے مراد ”یہود“ اور ضُلَّالٌ (بھٹکے ہوؤں) سے مراد ”عیسائی“ ہیں۔ (ترمذی، کتاب تفسیر القراٰن، باب ومن سورۃ فاتحۃ الکتاب، ۴/۴۴۴، حدیث: ۲۹۶۴)

پس ”ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ عقائد، اعمال، سیرت، صورت ہر اعتبار سے یہودیوں، عیسائیوں اور تمام کفار سے الگ رہے، نہ ان کے طور طریقے اپنائے اور نہ ہی ان کے رسم ورواج اور فیشن اِختیار کرے اوران کی دوستیوں اور صحبتوں سے دور رہتے ہوئے اپنے آپ کو قرآن وسنّت کے سانچے میں ڈھالنے میں ہی اپنے لئے دونوں جہان کی سعادت تصور کرے۔“ (صراط الجنان، 1/55)

دل ٹیڑھے نہ ہوں

الغرض ہر مومن کو چاہئے کہ سیدھے راستے پر ثابت قدمی کی دعا مانگتا رہے کیونکہ سیدھا راستہ ہی منزلِ مقصود تک پہنچاتا ہے جبکہ ٹیڑھا راستہ یا تو مقصود تک پہنچاتا ہی نہیں یا پھر دیر سے پہنچاتا ہے۔ اللہ پاک نے قرآنِ مجید میں عقل مندوں کی صفات میں بیان کیا کہ وہ یوں دعا مانگتے ہیں:

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝۸

ترجمۂ کنزالایمان: اے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر بے شک تو ہے بڑا دینے والا۔ (پ۳، اٰل عمرٰن:۸)

حدیث پاک میں بھی اس طرح دعا مانگنے کی ترغیب وراہ نمائی ہے۔ چنانچہ

دین پر ثابت قدمی کی دعا

حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کثرت سے یہ دعا فرمایا کرتے تھے: "یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ" یعنی اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

(ترمذی، کتاب القدر، باب ما جاء انّ القلوب الخ، ۴/ ۵۵، حدیث:۲۱۴۷)

ماقبل میں بیان ہوا کہ "صراطِ مستقیم" سے مراد ان لوگوں کا راستہ ہے جن پر اللہ پاک نے انعام واحسان فرمایا۔ آیئے! قرآن مجید سے معلوم کرتے ہیں کہ وہ کون لوگ ہیں جن پر ربِّ کریم نے احسان فرمایا تاکہ ان کی سیرت کا مطالعہ کریں اور ان کی سیرت کے قابل عمل پہلوؤں پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی کے شب وروز گزاریں تاکہ دنیا وآخرت دونوں جہاں میں کامیابی نصیب ہو۔ چنانچہ

انعام یافتہ گروہ

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓـئِكَ مَعَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيۡنَ‌ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓـئِكَ رَفِيۡقًا ؕ﴿۶۹﴾ (پ۵، النسآء: ۶۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

شانِ نزول

حضرت سیّدُنا امام خازن رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه (وفات:741ہجری) فرماتے ہیں: "یہ آیت مبارکہ حضرت سیّدُنا ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بے حد محبت کرتے تھے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھے بغیر ان کو صبر نہ آتا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اس حال میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے کہ آپ کا رنگ متغیر اور غم چہرے سے صاف دکھائی دیتا تھا۔ غمگسار آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: "تمہارا رنگ متغیر کیوں ہے؟" عرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے نہ تو کوئی مرض ہے اور نہ ہی کوئی درد، بس جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار نہیں ہوتا تو مجھ پر شدید گھبراہٹ طاری ہونے لگتی ہے (اور یہ حالت ہو جاتی ہے جو آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں) اور اس وقت تک رہتی ہے جب تک آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار نہ کرلوں، لیکن جب آخرت کو یاد کرتا ہوں تو اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھ نہ سکوں گا کیونکہ آپ تو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ساتھ "اَعْلٰی عِلِّیِّیْن" میں ہوں گے اور اگر میں جنت میں

داخل ہو بھی گیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی منزل سے ادنیٰ منزل میں ہوں گا اور اگر جنت میں داخل نہ ہو سکا تو کبھی بھی آپ کی زیارت نہ کر سکوں گا۔'' اس پر یہ آیت مقدسہ نازل ہوئی۔ (خازن، پ۵، النسآء، تحت الآیۃ: ۶۹، ۱/ ۴۰۰)

یہ بھی منقول ہے کہ ''بعض صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس وقت کیا حال ہو گا جب آپ تو (جنت کے) بلند درجات میں ہوں گے اور ہم نچلے درجے میں تو پھر ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیسے دیکھ سکیں گے؟'' تو اللّٰہ پاک نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔ (خازن، پ۵، النسآء، تحت الآیۃ: ۶۹، ۱/ ۴۰۰)

مُحِب محبوب کے ساتھ ہو گا

پس! اس آیت میں غلامانِ مصطفےٰ کو تسکین دی گئی کہ جنت میں بھی مقام و مرتبے اور منزل کے فرق کے باوجود انہیں بارگاہِ رسالت میں حاضری کی نعمت سے سرفراز کیا جائے گا۔ نیز انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والے ان کی صحبت و دیدار سے محروم نہ ہوں گے کہ حدیث پاک میں ہے: ''اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی آدمی اسی کے ساتھ ہو گا جس سے محبت کرے۔'' (ابو داود، کتاب الادب، باب اخبار الرجل الرجل بمحبتہ ایاہ، ۴/ ۴۲۹، حدیث: ۵۱۲۷)

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا ساتھ

حضرت سیِّدُنا امام خازن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''جو بھی فرائض کی ادائیگی اور ممنوع چیزوں سے اجتناب کرتے ہوئے اللّٰہ پاک کی فرمانبرداری کرے گا اور سنتوں پر عمل کر کے

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کرے گا وہ دنیا میں ہدایت و توفیق کے ذریعے اور آخرت میں دخولِ جنت کے سبب انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ساتھ ہوگا جن پر ربِّ کریم کا انعام و احسان ہے۔ مطلب یہ ہے کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے مخلص، فرمانبردار جنت میں ان کی زیارت اور صحبت سے محروم نہ ہوں گے۔ یہ معنیٰ نہیں کہ وہ جنت میں ان حضرات کے درجے میں ہوں گے کیونکہ اگر ایسا ہو تو یہ فاضل و مفضول کے مابین درجے کی برابری کا تقاضا کرتا ہے۔" (خازن، پ ۵، النسآء، تحت الآیۃ: ۶۹، ۱/۴۰۱)

نبی اور رسول

نبی کی تعریف: وہ انسان جنہیں اللہ پاک نے مخلوق کی ہدایت کے لئے فرشتے کے ذریعے یا کسی فرشتے کے بغیر وحی بھیجی ہو۔

رسول کی تعریف: جو نبی نئی شریعت لے کر آئیں انہیں رسول کہتے ہیں۔

کئی نبی اور کئی فرشتے رسول ہیں، نبی سب مرد تھے کوئی جن نبی ہوا نہ کوئی عورت نبی ہوئی۔ عبادت، ریاضت کے ذریعے سے آدمی نبی نہیں ہوتا محض اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ہوتا ہے اس میں آدمی کی کوشش نہیں چلتی البتہ نبی اللہ تعالیٰ اُسی کو بناتا ہے جس کو اس لائق پیدا کرتا ہے جو نبی ہونے سے پہلے ہی تمام بُری باتوں سے دور رہتا ہے اور اچھی باتوں سے سنور چکتا ہے، نبی میں کوئی ایسی بات نہیں ہوتی جس سے لوگ نفرت کرتے ہوں۔ (قانون شریعت، ص:32) نبی کا چال چلن، شکل و صورت، حسب و نسب، طور طریقہ، بات چیت سب اچھے اور بے عیب ہوتے ہیں، نبی کی عقل کامل ہوتی ہے، نبی سب آدمیوں سے زیادہ عقل مند ہوتا ہے، بڑے سے بڑے حکیم فلسفی کی عقل نبی کی عقل کے لاکھویں حصے تک بھی نہیں پہنچتی۔ جو یہ مانے کہ کوئی شخص اپنی کوشش سے نبی ہو سکتا ہے وہ کافر ہے اور

جو یہ سمجھے کہ نبی کی نبوت چھینی جاسکتی ہے وہ بھی کافر ہے۔ **معصوم کون ہے؟** انبیا اور فرشتے معصوم ہوتے ہیں یعنی ان سے کوئی گناہ نہیں ہو سکتا نبی اور فرشتہ کے علاوہ کسی امام اور ولی کو معصوم ماننا گمراہی اور بد مذہبی ہے اگرچہ اماموں اور بڑے بڑے ولیوں سے بھی گناہ نہیں ہوتا لیکن کبھی کوئی گناہ ہو جائے تو شرعاً محال بھی نہیں، اللہ (پاک) کا پیغام پہنچانے میں نبی سے بھول چوک نہیں ہو سکتی محال ہے۔ **نبی کی طرف تقیہ کی نسبت کا حکم:** جو یہ کہے کہ کچھ احکام تَقِیَّۃً یعنی لوگوں کے ڈر سے یا کسی اور وجہ سے نہیں پہنچائے وہ کافر ہے۔ انبیاء عَلَیۡہِمُ السَّلَام تمام مخلوق سے افضل ہیں یہاں تک کہ ان فرشتوں سے بھی افضل ہیں جو رسول ہیں۔ (قانون شریعت، ص:33) **ولی کو نبی سے افضل ماننے کا حکم:** ولی کتنے ہی بڑے مرتبے والا ہو کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا، جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل بتائے وہ کافر ہے۔ (قانون شریعت، ص:34) **سب سے پہلا انسان اور سب سے پہلا نبی:** حضرت آدم عَلَیۡہِ السَّلَام سب سے پہلے انسان ہیں، اُن سے پہلے انسان کا وجود نہ تھا، سب آدمی اُنہیں کی اولاد ہیں، یہی سب سے پہلے نبی ہیں، اللہ تعالیٰ نے اُن کو بے ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا اپنا خلیفہ بنایا، تمام چیزوں اور اُن کے نام کا علم دیا، فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم عَلَیۡہِ السَّلَام کو سجدہ کرو، سب نے سجدہ کیا، سوا شیطان کے اُس نے انکار کیا، اور ہمیشہ کے لیے ملعون و مردود ہوا، حضرت آدم عَلَیۡہِ السَّلَام سے لے کر ہمارے نبی مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم تک بہت نبی آئے۔ حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ عَلَیۡہِمُ السَّلَام اور اُن کے علاوہ ہزاروں۔ یہ چاروں نبی بھی تھے اور رسول بھی، سب سے آخری نبی اور رسول ساری مخلوق سے افضل سب کے پیشوا حبیب خدا ہمارے آقا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہ

ہوا، نہ ہو گا۔ جو شخص ہمارے نبی کے بعد یا آپ کے زمانہ میں کسی اور کو نبی مانے یا نبوت ملنی جائز جانے وہ کافر ہے۔(قانون شریعت، ص:37) **نبی کی لغزش کا حکم:** انبیاء عَلَیْھِمُ السَّلَام سے جو لغزشیں (بھول چوک) ہوئیں ان کا ذکر تلاوتِ قرآن و روایت حدیث کے سوا حرام اور سخت حرام ہے اوروں کو ان سرکاروں میں لب کشائی کی کیا مجال اللہ تعالیٰ ان کا مالک ہے جس محل پر جس طرح چاہے تعبیر (بیان) فرمائے وہ اس کے پیارے بندے ہیں اپنے رب کے لیے جس قدر چاہیں تواضع کریں، دوسرا اِن کلمات کو سند نہیں بناسکتا، یعنی نبی کی بھول چوک کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے جو کلمہ کسی نبی کو کہا یا نبی نے اِنکساری عاجزی کے طور پر اپنے کو کہا کسی اُمتی کو نبی کے حق میں ایسے کلمات کہنا ناجائز و حرام ہے (جیسے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی دعا میں کہا کہ ''اے میرے رب ہم نے اپنے نفس پر ظلم کیا'' تو اور کوئی یہ نہیں کہہ سکتا آدم نے معاذ اللہ ظلم کیا)۔(قانون شریعت، ص:41)

صدیقین کون ہیں؟

حضرت سیِّدُنا امام خازن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''صدیق'' انبیاء کے سچے متبعین (پیروکاروں) کو کہتے ہیں جو اخلاص کے ساتھ ان کی راہ پر قائم رہیں مگر اس آیت میں حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَفاضل اصحاب مراد ہیں جیسے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور یہ تو وہ صحابی ہیں کہ اس امت میں ''صدیق'' ان ہی کا نام رکھا گیا اور یہ مصطفٰے کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اتباع کرنے والوں میں سب سے افضل ہیں۔(خازن،پ۵، النسآء، تحت الآیۃ: ۶۹، ۱/۴۰۱ ملخصًا)

حضرت سیِّدُنا امام واحدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:468ہجری) بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ہر وہ شخص صدیق ہے جو اللہ پاک اور انبیاو رسول

عَلَیْهِمُ السَّلَام پر ایمان لائے۔ پھر آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے یہ آیت طیبہ تلاوت فرمائی:

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ ﳓ (پ۲۷، الحدید:۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائیں وہی ہیں کامل سچے۔

(البسیط للواحدی، پ۲۸، الحدید، تحت الآیۃ:۱۹، ۲۱/۲۹۷)

صدیق کسے کہتے ہیں؟

(1)...... **صدیق:** اسے کہا جاتا ہے جو زبان سے کہی ہوئی بات کو دل اور اپنے عمل سے پختہ کر دے۔ (التعریفات، ص۹۵) امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللهُ عَنْه کو صدیق اسی لیے کہا جاتا ہے کہ آپ صرف زبانی ہی نہیں بلکہ قلبی اور عملی طور پر بھی صدیق ہیں۔

(2)...... مشہور شارحِ حدیث، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه صادق اور صدیق کا فرق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **صادق** وہ جو زبان کا سچا ہو۔ **صدیق** وہ جو نیت، ارادہ، زبان، ہاتھ پاؤں غرضکہ سارے ظاہر باطن اعضاء کا سچا ہو۔ **صادق** وہ کہ جیسا واقعہ ہو ویسا کہے اور **صدیق** وہ کہ جیسا وہ کہہ دے واقعہ ایسا ہی ہو جائے اسی لئے شاہی ساقی نے حضرت یوسف عَلَیْهِ السَّلَام کو **صدیق** کہا۔ جب کہ اس نے دیکھا کہ جو آپ نے کہا تھا وہی ہوا عرض کیا "**یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ**" (اے یوسف اے صدیق)۔ حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللهُ عَنْه نے (حضرت سیِّدُنا) مالک بن سنان رَضِیَ اللهُ عَنْه کے متعلق جو کہا تھا وہی ہوا کہ وہ شہید ہونے کے بعد زندہ ہو کر آئے۔" (مراۃ المناجیح، 8/162)

”صدیق اکبر“ اور ”صدیق اصغر“

سیِّدِی اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاوی رضویہ، جلد 15، صفحہ 680 پر بیان کرتے ہیں کہ علما فرماتے ہیں: ابو بکر صدیق، صدیق اکبر ہیں اور علی مرتضیٰ صدیق اصغر، صدیق اکبر کا مقام اعلیٰ صدیقیت سے بلند وبالا ہے۔ نسیم الریاض شرح شفاء امام قاضی عیاض میں ہے: ”لیکن ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تخصیص اس لئے کہ وہ صدیق اکبر ہیں جو تمام لوگوں میں آگے ہیں کیونکہ انہوں نے جو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تصدیق کی وہ کسی کو حاصل نہیں اور یونہی علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہٗ کا نام صدیق اصغر ہے جو ہرگز کفر سے ملتبس نہ ہوئے اور نہ ہی انہوں نے غَیرُ اللّٰہ کو سجدہ کیا باوجودیہ کہ وہ نابالغ تھے۔“

(نسیم الریاض فی شرح الشفا، القسم الاول، فی ثناءِ اللہ الخ، الفصل الاول، ۱/۲۳۴)

شہدا سے کون مراد ہیں؟

حضرت سیِّدُنا امام خازن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آیت میں مذکور ”الشہداء“ سے مراد وہ لوگ ہیں جو راہِ خدا میں مارے جائیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو جنگ احد میں شہید ہوئے۔ (خازن، پ۵، النسآء، تحت الآیۃ:۶۹، ۱/۴۰۱)

شہید کی تعریف

تفسیر خزائن العرفان میں پارہ 2، سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 154 کے تحت ہے: ”شہید وہ مسلمان، مُکلَّف، طاہر (پاک) ہے جو تیز ہتھیار سے ظلماً مارا گیا ہو اور اس کے قتل سے مال بھی واجب نہ ہوا ہو یا معرکہ جنگ میں مردہ یا زخمی پایا گیا اور اس نے کچھ آسائش نہ پائی۔ اس پر دنیا میں یہ احکام ہیں کہ نہ اس کو غسل دیا جائے نہ کفن، اسے اس کے کپڑوں میں ہی

رکھا جائے، اسی طرح اس پر نماز پڑھی جائے اور اسی حالت میں دفن کیا جائے۔(بہار شریعت، حصہ4، 1 / 860 ملخصًا،بحوالہ: الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب الشھید،۳/ ۱۸۷۔۱۸۹۔۱۹۱)

آخرت میں شہید کا بڑا رتبہ ہے۔ بعض شہداء وہ ہیں کہ ان پر دنیا کے یہ احکام تو جاری نہیں ہوتے لیکن آخرت میں ان کے لیے شہادت کا درجہ ہے جیسے ڈوب کر یا جل کر یا دیوار کے نیچے دب کر مرنے والا، طَلبِ عِلْم، سَفرِ حج، غرض راہِ خدا میں مرنے والا، اور نفاس میں مرنے والی عورت، اور پیٹ کے مرض اور طاعون اور ذاتُ الْجَنْب اور سِل (پسلی کے درد اور پھیپھڑوں کی بیماری وپرانے بخار) میں، اور جمعہ کے روز مرنے والے وغیرہ۔

صالحین سے مراد

آیت میں مذکور"صٰلِحِیْن" صالح کی جمع ہے اور صالح اس شخص کو کہتے ہیں جس کی خلوت وجلوت نیکی کرنے میں برابر ہو (یعنی جس طرح لوگوں کے سامنے نیکیاں کرتا ہے تنہائی میں بھی اسی طرح کرتا ہو)۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ "صالح وہ ہوتا ہے جس کے عقائد درست ہوں اور سنت کے مطابق عمل بجالاتا ہو۔(خازن،پ۵، النسآء، تحت الآیۃ: ۶۹، ۱/ ۴۰۱)

حضرت سیِّدُنا امام واحدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:468ہجری) بیان کرتے ہیں کہ "یہاں صالحین سے تمام (نیک) مسلمان مراد ہیں۔" (البسیط للواحدی،پ۵،النسآء، تحت الآیۃ:۶۹،۶/ ۵۷۶)

آیت مبارک کی ایک تفسیر

مذکورہ آیت مبارکہ کی ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ"اَلنَّبِیّٖن" سے حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰے، احمد مجتبٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ والاصفات مراد ہے اور "اَلصِّدِّیْقِیْنَ" سے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ مراد ہیں اور "اَلشُّھَدَاء" سے امیر المؤمنین

حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا مولیٰ مشکل کشا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْھُم مراد ہیں اور ''اَلصّٰلِحِیْنَ'' سے تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان مراد ہیں۔ (خازن، پ۵، النسآء، تحت الآیۃ: ٦٩، ١/ ٤٠١)

انعام یافتہ بندوں کی اقسام:

حضرت سیِّدُنا امام بیضاوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات: 685ہجری) مذکورہ آیت مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ''یہاں اللہ پاک نے علم و عمل کی منازل کے اعتبار سے انعام یافتہ افراد کی چار اقسام بیان فرمائی ہیں اور تمام لوگوں کو اس بات پر ابھارا ہے کہ وہ ان کی پیروی سے پیچھے نہ ہٹیں۔ وہ چار اقسام یہ ہیں: (1)...**انبیائے کرام** عَلَیْہِمُ السَّلَام: جو کمالِ علم و عمل کے درجہ پر فائز ہیں اور حدِ کمال سے درجہ تکمیل کی طرف بڑھنے والے ہیں۔ (2)...**صِدِّیقِیْن** رَحِمَھُمُ اللہ: جن کے نفوس کبھی تو دلائل و نشانیوں میں غور و فکر کی سیڑھیوں اور کبھی تصفیہ و ریاضت کے زینوں کے ذریعے عرفان و معرفت کی بلندیوں پر پہنچ گئے یہاں تک کہ اشیاء پر مطلع ہو کر ان کی حقیقتوں کے بارے میں خبر دی۔ (3)...**شہدائے عظام** رَحِمَھُمُ اللہ: جنہوں نے اطاعت اور اظہارِ حق میں خوب کوشش کی حتّٰی کہ اعلائے کَلِمَۃُ اللہ کے لئے اپنے خون تک بہادیئے۔ (4)...**صالحین** رَحِمَھُمُ اللہ: وہ جنہوں نے اپنی زندگیاں اطاعتِ الٰہی میں اور اپنے اموال رضائے ربُ الانام کے کاموں میں خرچ کردیئے۔'' (بیضاوی، پ۵، النسآء، تحت الآیۃ: ٦٩، ٢/ ٢١٣)

جس سے محبت ہوگی اسی کا ساتھ ملے گا

حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! قیامت کب آئے گی؟ تو حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تو نے قیامت کے لئے کیا

تیاری کی؟" اس نے عرض کی: (سوائے اس کے کچھ نہیں کہ) میں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: فَاِنَّکَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ: یعنی بے شک تو جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہو گا۔"

حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: "اسلام لانے کے بعد ہمیں کسی چیز سے اتنی زیادہ خوشی نہیں ہوئی جتنی حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمان سے ہوئی: فَاِنَّکَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ یعنی بے شک تو جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہو گا۔" پھر حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: "پس میں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق اور حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے محبت کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ میں انہیں کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میں نے ان جیسے اعمال نہ کئے ہوں۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب المرء مع من احب، ص۱۰۸۸، حدیث: ۶۷۱۳)

اختتامیہ

خلاصہ: ہمیں چاہئے کہ انعام یافتہ لوگوں کے راستے پر چلنے کی دعا کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی سیرت کا مطالعہ بھی کریں، نیز ان کی سیرت کے قابل عمل پہلوؤں پر عمل کرنے کی کوشش کریں تاکہ ہماری دنیا بھی سنور جائے اور قبر و آخرت میں بھی نفع اٹھائیں کیونکہ کامیابی ان انعام یافتہ بندوں کے نقش قدم پر چلنے سے ہی ملے گی۔

اللہ پاک ہمیں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صدیقین، شہدا اور صالحین کی سیرت پر اخلاص کے ساتھ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کے لیے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سُنّتیں سیکھنے سکھانے کے لیے عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ کم از کم تین دن مَدَنی قافلے میں سَفَر کیجئے ❁ روزانہ اپنے اَعْمال کا جائزہ لے کر ”**نیک اَعْمال**“ کا رِسالہ پُر کرکے ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے شعبۂ اِصلاحِ اَعْمال کے ذِمّے دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مَقْصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“

اِنْ شَآءَ اللہُ الْکریم۔ اپنی اِصلاح کے لیے رسالہ: نیک اَعْمال کے مُطابِق عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے سُنّتیں سیکھنے سکھانے کے ”**مَدَنی قافلوں**“ میں سَفَر کرنا ہے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکریم۔

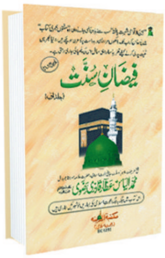

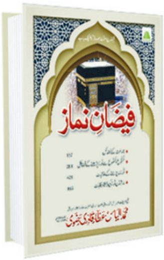

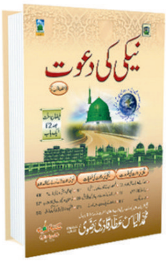

دعوتِ اسلامی کے شب و روز

For More Updates

news.dawateislami.net

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net